ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

کاشف الرحمٰن شاہ ۞

کشور ناہید کا صنفی شعور بحوالہ ”عورت خواب اور خاک کے درمیان“

Gender Consciousness of Kishwar Naheed with Reference to *Women between Dreams and Dust*

By *Kashif-ur-Rahman Shah, Research Scholar, Department of Urdu and Eastern Languages, University of Sargodha, Sargodha.*

ABSTRACT

In the last decades of 20th century, the importance of gender studies is increasing day by day. Kishwar Naheed is among the leading feminist figures of the Indo-Pak Subcontinent. She is not only involved in devotedly writing and publically speaking for this cause, but she is practically working for the grantment of women rights for decades, Not only in Pakistan but in every other part of the world wherever, women are facing difficulties in their lives, she has raised her voice through ink. This article deals with her book *Women between Dreams and Dust* in which she had given her stance on the basic rights of women and concluded several ideas as solutions which can prove to be helpful in order to lessen their problems. That's why, in the current century, the importance of Kishwar Naheed's work is much appealing to the universal narrative for the betterment of women.

Keywords: Gender study, Kishwar Naheed, Women rights, Universal narrative.

بیسویں صدی کی آخری دہائیوں سے صنفی مطالعات کی اہمیت دن بہ دن بڑھ رہی ہے۔ کشور ناہید برصغیرِ پاک و ہند میں تانیثی مباحث کے حوالے سے نمایاں شخصیات میں شامل ہیں۔ کشور ناہید کئی دہائیوں سے اس مسئلے پر مخلصانہ

۞ ریسرچ اسکالر، شعبۂ اردو و السنۂ شرقیہ، سرگودھا یونی ورسٹی، سرگودھا۔

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

تحریریں لکھنے اور سرِ عام دفاع کرنے میں مشغول ہیں۔عملی طور پر بھی حقوقِ نسواں کے لیے کام کر رہی ہیں۔ پاکستان میں ہی نہیں بلکہ دنیا میں جہاں کہیں بھی خواتین بود و باش میں مشکلات کا شکار ہیں، ان کے احاطۂ تحریر میں شامل ہیں۔ یہ مقالہ ان کی کتاب ''عورت: خواب اور خاک کے درمیان'' سے بحث کرتا ہے، جس میں انھوں نے خواتین کے بنیادی حقوق، ان کی موجودہ صورتِ حال، مسائل اور مسائل کے حل کے لیے کچھ منصوبوں پر روشنی ڈالی ہے، جو یہ مشکلات کم کرنے میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔اس کتاب میں کشور ناہید کا ادبی کام اس عالمی نظریے کے بہت قریب ہے جو کہ خواتین کی بہتری کی بات کرتا ہے۔

آدم اور حوّا کائنات کے دو ایسے بنیادگزار کردار ہیں، جن سے انسانی ارتقا وقوع پذیر ہوا۔سماج کے ارتقائی سفر کے دوران ایک کردار غالب اور دوسرا مغلوب ٹھہرا۔ غالب کردار مرد کا اور مغلوب کردار عورت کا طے پایا، تاہم نسلِ انسانی کے فروغ کے لیے ایک کا وجود دوسرے کے لیے لازم وملزوم قرار پائے۔مختلف تہذیبوں کے ارتقائی سفر کا مطالعہ کیا جائے، تو عورت نہ صرف مغلوب ٹھہری بل کہ مظلوم بھی رہی ہے۔مرد اور عورت کی تخصیص جسمانی خطوط پر استوار کی گئی۔اس طرح افزائش کے عمل سے گزر کر دونوں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔کائنات کی جاندار اشیا کے نر مادہ جوڑے اس کائنات کے رموز سے پردہ اٹھانے پر دلالت کرتے ہیں۔ساتویں صدی عیسوی میں اسلام نے خواتین کے حقوق کا نظام وضع کیا۔آج بھی جن ممالک میں اسلامی نظام رائج ہے، وہاں عورت عزت وتکریم کے مرتبے پر فائز ہے۔اس حقیقت کو بھی جھٹلانا ممکن نہیں، کہ وجودِ زن پہ سماج کی لگائی ضربوں کے نشانات اور درد وکرب کی شدت سے نکلتی چیخیں، اقوامِ عالم کی تاریخ مرتب کرنے کا مواد فراہم کرتی ہیں۔معاشی استحصال، حقوق اور انصاف کے اداروں تک عدم دستیابی، بے حیثیتی اور آزادیٔ رائے پر قدغن سے لے کر تشدد اور قتل کے واقعات تک عورت کا وجود حقیقت کی بجائے ایک خواب بن کر رہ گیا ہے۔ترقی یافتہ ممالک سے ترقی پذیر ممالک کے سالانہ رپورٹس عورت پر ہونے والے مظالم میں اضافے ہی رقم کیے جا رہے ہیں۔عالمی انسانی حقوق کی تنظیمیں ہوں یا ملکی سطح پر متحرک این۔جی۔اوز کی رپورٹس کا جائزہ ہو، کہیں بھی اعداد وشمار اطمینان بخش نہیں ہیں۔دوسری جانب انیسویں صدی کے آخری عشروں سے سیاسی، سماجی اور فکری سطح پر خواتین کے حقوق کے لیے ہونے والی کاوشیں مجموعی طور پر تانیثیت (Feminism) کی اصطلاح سے موسوم ہوئیں۔آہستہ آہستہ خواتین کے وجود کے مساویانہ اثبات اور حقوق کی خاطر متنوع سرگرمیوں نے ایک تحریک کی شکل اختیار کی۔ بیسویں صدی میں اس تحریک کے اثرات مغرب سے نکل کر افریقی اور ایشیائی ممالک میں بھی محسوس کیے جانے لگے۔ تانیثیت کیا ہے؟ عنبرین صلاح الدین اس ضمن میں لکھتی ہیں:

تانیثیت کی بنیاد عورت کے اس اصرار پر ہے کہ اسے انتخاب کا، اظہار رائے کا، انفرادی

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

حصول اور آزادی کا اور ایک فرد کے طور پر دیکھے جانے کا حق حاصل ہے۔ (۱)

تانیثیت (Feminism) مرد اساس معاشرے میں عورت کی مساویانہ معاشی، سماجی، سیاسی اور انفرادی حقوق کی یقین دہانی کو اجاگر کرنے کے نظریے کا نام ہے۔اس کے پس منظر میں اس تانیثی تحریک کا کردار ہے جو بحیثیت صنف عورتوں کی بیداری اوران کے حقوق کی بات کرتی ہے۔عنبرین صلاح الدین کے الفاظ میں:

> یہ اصطلاح اس شعور سے متعلق ہے جواس وقت پیدا ہوتا ہے اور بیان کیا جاتا ہے جب ہم عورت کے تجربے اورطاقت، مواقع اورادراک کے بے جوڑ پن پرغور کرتے ہیں جو عالمی سطح پرعورت کی تقدیر طے کرتا ہے۔ (۲)

تانیثیت ایک سماجی تحریک ہے، جو سماج میں عورت کی فکری آزادی کی بازیافت کوممکن بنانے کے لیے سرگرم ہے۔ یہ تحریک سیاسی جدوجہد کے علاوہ نقد وادب کے میدان میں سنجیدہ کاوشوں سے پروان چڑھی۔ دنیا بھر کے ادیبوں نے اس موضوع پر قلم اٹھایا۔ پاکستان میں کشور ناہید اس گروہ کی سرخیل ہیں، جو تانیثی شعور اجاگر کرنے میں کئی دہائیوں سے کوشاں ہیں۔ جدید ادب میں کشور ناہید (۱۸/جون ۱۹۴۰ء) کا شمار ان اوّلین تانیثی لکھاریوں میں ہوتا ہے، جنھوں نے اس موضوع کوعمر بھر کا شعار بنائے رکھا اور یہ سلسلہ تاحال جاری وساری ہے۔زیرِ مطالعہ کتاب ''عورت خواب اور خاک کے درمیاں'' ایک مختصر سی کتاب ہے۔سولہ مضامین پر مشتمل یہ کتاب ۱۹۶ صفحات کی ضخامت رکھتی ہے۔اس کتاب میں شامل مضامین ۱۹۸۵ء سے ۱۹۸۸ء کے درمیانی عرصہ میں لکھے گئے ہیں۔ یہ کتاب پہلی بار ۱۹۸۸ء میں سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور نے شائع کی۔ان مضامین میں مشرقی اور پاکستانی عورت کی حالت اورحقوقِ نسواں کے بنیادی تصورات کو مدلل انداز میں پیش کیا گیا ہے۔کشور ناہید کے ذاتی تجربات اورتجاویز اس کے عمر بھر کے ریاض کا نچوڑ ہیں۔ اس موضوع پر تفصیل میں پڑھنا ہو،تو کشور ناہید کے ۶۸۵ سے زائد کالمز جن کے چھ مجموعے: ''دُکانِ متاع و ہنر''، دوست پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۹۹ء، ''ورق ورق آئینہ''، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۶ء، ''زخمِ برداشتہ (پاکستان کہانی)''، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۰ء، ''گمشدہ یادوں کی واپسی''، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۵ء، ''گستاخی''، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۷ء، ''ہزار داستان''، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۹ء، منظرِ عام پر آچکے ہیں۔ان چھ مجموعوں میں شامل تحریروں میں تانیثی مباحث بہت کثرت سے موجود ہیں۔ان سب تحریروں اور دیگر نثر پاروں کا تانیثی مباحث کے حوالے سے کوئی مختصر حوالہ بن سکتا ہے،تو وہ ان کی کتاب ''عورت خواب اور خاک کے درمیان'' ہے۔

اس کتاب میں ''اقرارِ گناہ'' (مصنفہ کا لکھا ہوا مختصر دیباچہ) کے بعد سولہ مضامین شامل ہیں۔ ان مضامین کا

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

مرکزی موضوع عورت کو درپیش مسائل اور ان مسائل کے حل کی تجاویز ہیں۔ یہ اخلاص اور دردمندی کی آگ میں دہکتی ہوئی تحریریں ہیں۔ کیوں کہ انھوں نے عورت کی زندگی کا مشاہدہ دور سے نہیں کیا، بلکہ وہ خود عورت ہونے کے ناطے اور پھر جنوبی ایشیا کی عورت ہونے کے ناطے تجربے کی بھٹی سے گزری ہیں۔ اس ضمن میں وہ لکھتی ہیں:

> مجھے تو بس اتنا معلوم ہے کہ جو لفظ تجربے کی بھٹی سے تپ کر نکلتے ہیں اور جن لفظوں کو تجربے کے دوران زبان مل جاتی ہے وہ عوامی زندگی اور انسانی زندگی کی تاریخ کے اوراق ہوتے ہیں۔ میرے اردگرد کے حالات و واقعات کی یادداشتیں اور پھر ذاتی واردات اور سیاسی عمل کے مضمرات نے جس طرح عورت کے دہلیز پہ آ جانے سے خوفزدگی کا اظہار کیا وہ انفرادی سطح سے واضح طور پر اجتماعی سطح پر بھرپور اور اپنی تمام تر بدنیّتی کے ساتھ منکشف ہوا تو میرے اعصاب نے اپنی گٹھڑی کھول کر رکھ دی۔[۳]

اس کتاب میں شامل مضامین کے عنوانات درج ذیل ہیں: ۱۔ عورت کی آزادی۔ مشرق ومغرب، ۲۔ عورت بطور جز وقتی کارکن، ۳۔ عورت تبدیلی اور ترقی، ۴۔ عورت۔ زنا بالجبر، ۵۔ مسلم عائلی قوانین اور عورت، ۶۔ عورت اور زراعت، ۷۔ عورت اور سیاست، ۸۔ عورت اور جرم، ۹۔ عورت اور ذرائع ابلاغ، ۱۰۔ عورت اور اسلام، ۱۱۔ عورت۔ غیر اجرتی مزدور، ۱۲۔ عورت۔ تعلیم اور نصابِ تعلیم، ۱۳۔ عورت۔ شادی اور ملازمت، ۱۴۔ عورت اور صحت، ۱۶۔ پاکستانی کارکن عورت کا معیشت میں حصہ، ۱۶۔ عورت ایک مطالعہمشرق ومغرب کی ادبی، سیاسی، سماجی، فکری اور نظریاتی تاریخ پر نظر دوڑائی جائے، تو اس کا مجموعی پس منظر عورت کی خود مختاری کو تسلیم کرنے سے قاصر ہے۔ مرد ہی اس معاشرے کا غالب کردار قرار پاتا ہے اور عورت اس کی تسکین کا ایک لازمی جزو قرار پاتی ہے۔ تمام مذاہب یوں تو عورت کے حقوق کو تسلیم کرتے ہیں، تاہم جو مقام دینِ اسلام نے عورت کو عطا کیا، اس کی نظیر ملنا ممکن نہیں۔ پھر بھی عالمی منظرنامے پر تسلیم نہیں کیا جارہا، تو عورت کی آزادی کو تسلیم نہیں کیا جا رہا۔ عورت آج بھی ظلم وستم سہنے پر مجبور، اپنے جائز حقوق سے محروم اور فیصلہ کرنے کی قوت سے عاری دکھائی دیتی ہے۔ عورت کی آزادی کے حوالے سے کشور ناہید لکھتی ہیں:

> ۱۹۱۷ء کے روسی انقلاب کو دنیا میں عورت کی آزادی اور بیداری کی سائنسی مہم کی خشتِ اوّل قرار دیا جا سکتا ہے۔ مارکسسٹ انقلاب کا بنیادی کلّیہ تھا کہ جب تک طبقاتی کش مکش اور معاشی آزادی کو انسان کی عزت ومنزلت کی بنیاد نہیں بنایا جاتا، ہر قسم کی سیاسی اور ذہنی بیداری کا خواب ادھورا رہے گا۔ مارکسسٹ نظریات پر مبنی آزادئ نسواں کی تعریف یہ ٹھہری کہ بلا امتیازِ جنس ہر شخص کو اس کی صلاحیت تجربہ اور قابلیت کے لحاظ سے

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

ملازمت اور اپنے فن کے استعمال کا معاوضہ برابر کی سطح پر ملے۔[۴]

انقلابِ روس سے قبل کے حالات کا دردناک نقشہ اس مضمون میں کشور ناہید نے کھینچا۔ انقلاب کے بعد جو عورتیں ظلم وستم کا نشانہ بن رہی تھیں، انھیں روزگار کے مواقع پیدا کر کے دیے گئے، تاکہ وہ معاشی حالات سے دل برداشتہ ہو کر جسم فروشی پر مجبور نہ ہوں۔ وہ جاگیرداروں کے کھیتوں میں کام کرنے کے باوجود بھی محفوظ نہ تھیں، زچہ بچہ کی صحت کو محفوظ بنانے کا کوئی باقاعدہ نظام موجود نہ تھا۔ مرد ایک سے زائد شادیاں کرتے تھے اور عورتوں کی باقاعدہ تذلیل کا سلسلہ کئی صدیوں سے جاری تھا۔ انقلاب نے انھی دھتکاری ہوئی عورتوں کو بنیادی انسانی حقوق دیے، انھیں فیکٹریوں اور کارخانوں کا مالک بنایا اور ان کے ہنر کے مطابق آزادانہ زندگی گزارنے کی راہیں ہموار کیں۔ انقلاب کے بعد یہ اعداد وشمار بھی اکٹھے کیے گئے، جن کے مطابق عورتوں نے آزادی کی جنگ میں بے پناہ قربانیاں دیں۔ عصمت فروشی پر مجبور عورتوں کے اعداد وشمار خوفناک حد تک پہنچ چکے تھے، ان خواتین پر خصوصی توجہ مرتسم کی گئی۔ شب بیداری کا شکار ایسی عورتوں کے لیے مخصوص پروگرام مرتب کیے گئے اور ان کو کام کرنے کے مواقع رات کو فراہم کیے گئے۔ نئے قوانین کے نفاذ میں گوناگوں مشکلات درپیش رہیں، کچھ نے پرانی روش کی طرف لوٹنا چاہا اور وہ نئے قوانین سے منحرف رہیں، تاہم معاشرہ بیداری حاصل کر چکا تھا۔ عالمی معاشی ماہرین عورت اور مرد کی برابری کی سطح پر فرائض پر زور دے رہے تھے، کہ مرد عورت کے اجتماعی کردار سے معاشرہ بدل سکتا ہے۔

کشور ناہید عرصہ دراز سے عالمی سطح کے سیاسی وسماجی حالات کا جائزہ اپنی نگارشات میں رقم کر رہی ہیں۔ ہم عصر صنفی صورتِ حال، افریقہ اور ایشیا و دیگر ممالک کی تانیثی صورتِ حال کا جائزہ لیتی رہتی ہیں۔ لہٰذا فکری توانائی بار بار روسی، فرانسیسی ومغربی اور امریکی لکھاریوں سے حاصل کرتی ہیں۔ ان میں یونانی شاعرہ سیفو، ورجینیا وولف، سیمون ڈی بووا، ژین پال سارتر، ٹی ایس ایلیٹ، ایذرا پاونڈ، نوم چومسکی، نجیب محفوظ، فروغ فرخ زاد، اینا اخما توا، ٹونی موریسن وغیرہ اور دیگر غیر معروف لکھاریوں کے نظریات کا تجزیہ اور ان پر دل چسپ ناقدانہ آرا کشور ناہید کی نگارشات کا خاصا ہے۔ ایسے مصنّفین جو برصغیر میں مشہور نہیں ہیں، یا کسی خاص حوالے سے ان کا نام ہے، بڑے نظریہ ساز کے طور پر ان کا کردار نہیں ہے، کشور ان سے بھی فکری مواد حاصل کرتی ہیں۔ وہ صرف مفکرین اور ناقدین سے استفادہ نہیں کرتیں بلکہ سماجی مطالعات، اداروں کی رپورٹس، شخصی مشاہدہ حتیٰ کہ شنیدہ باتوں سے اہم نکات اخذ کرتی ہیں۔ جہاں تک معاشرتی و گروہی دائرۂ عمل کا تعلق ہے، تو ان کی خاص توجہ کا مرکز متوسط طبقے کی وہ عورتیں ہیں جو درمیانی درجے کے ملازمت یا ادارہ جاتی فرائض انجام دے رہی ہیں یا پھر سماجی اعتبار سے کم تر طبقے کی عام عورت؛ گھروں، گلیوں، بازاروں میں موجود محنت مزدوری کرتی عورت اور کھیتوں کھلیانوں میں کام کرنے والی عورت کو مدِ نظر رکھا جائے، پاکستانی عورتوں کی

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

اکثریت عام عورتوں کی ہی ہے۔کشور ناہید سماج میں موجود عورتوں کی آزادی، مساوی حقوق کی یقین دہانی اور آزادانہ فیصلوں کی وکالت کرتی ہیں۔کشور خود ایک روشن خیال خاتون ہیں،لیکن انھوں نے اپنی زندگی ایک ایسے معاشرے میں بسر کی، جہاں آزاد خیال عورت کو اچھی نظر سے دیکھنے کی روایت مفقود تھی۔عورت مظلوم کردار کے طور پر اپنی زندگی گزارنے پر مجبور تھی۔کشور نے مظلومی اور غلامی کی زندگی گزارنے سے ان روایتی پابندیوں کو توڑنا مناسب سمجھا، جو مشرقی معاشرے میں عورت کو درپیش تھیں۔ان پابندیوں کے خلاف باغیانہ رویہ اپنانے کی بنیاد پر ادبی دنیا میں صنفی شعور اجاگر کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہوئیں۔حارث خلیق کو دیے گئے ایک انٹرویو میں کہتی ہیں:

> It is only us-the poets and writers of pakistan- who have never let down the oppressed and the condemned in our society. We have kept alive the struggle for individuals liberties and realistation of human rights of common people.(5)

کشور ناہید ان تمام مشکلات سے عملی طور پر نبرد آزما رہی ہیں، جو انھیں ایک کامیاب تخلیق کار بنانے کے لیے خمیر مہیا کرتا رہا ہے۔کم عمری میں ہجرت کا سانحہ کھلی آنکھوں سے دیکھا، جو مذہب سے ماورا ہو کر انسانیت سے ہمدردی کے جذبات کو ابھارنے میں معاون ثابت ہوا۔سیّد گھرانے کی نسبت سے پردے کی پابندی کے ساتھ ساتھ تعلیمی سفر میں رکاوٹ جیسے مسائل کشور کو وراثت میں ملے۔گھریلو پابندیوں کے باوجود تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا، کتابوں سے عشق کیا اور کم عمری میں شاعری کا آغاز کیا۔شعبہ اکنامکس، پنجاب یونی ورسٹی کے ماسٹر آف آرٹس پروگرام میں داخلہ لیا اور اپنے ہم جماعت یوسف کامران (۱۹/ اکتوبر ۱۹۳۸ء، لاہور۔ ۹/ مارچ ۱۹۸۴ء، لاہور) سے ۲۰/ستمبر ستمبر ۱۹۶۰ء کو رشتہ ازدواج سے منسلک ہوئیں،کشور نے مرد معاشرے میں ملازمت کی۔ عام سے خاص بننے کا سفر وسیع تجربے کو محیط ہے اور اس تجربے کا اظہار ان کی نگارشات ہیں، جو انسانیت سے محبت کا درس دیتی ہیں۔کشور ہر اس ظلم کے خلاف قلم اٹھاتی ہیں، جو معاشرے میں انتشار اور بدامنی کا باعث بنتا ہو۔

کشور ناہید صنفی شعور بدلنا چاہتی ہیں، کیوں کہ صنفی شعور سماجی ہوتا ہے۔سماج میں عورت کا مثبت تصور از خود عورت کے منصب میں خوش آئند اضافہ ہوگا۔ترقی پذیر معاشروں میں پڑھی لکھی عورت کا تصور عام ہوگا، تو ایک ایسا مثالی معاشرہ قائم ہوگا، جو عورت اور مرد کی تفریق کے بنا ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکے گا اور مغربی ممالک کسی حد تک اس شعور کی بدولت یہ منزل حاصل کر چکے ہیں۔جن معاشروں نے عورت کو برابری کے حقوق دیے اور انھیں آزادانہ فیصلوں کی اجازت دی، وہاں کے نتائج کبھی بھی ان معاشروں سے موازنہ نہیں کیے جا سکتے، جہاں عورت ذلت کی زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔عددی اعتبار سے ان علاقوں میں عورتوں کی تعداد اکثر مردوں سے زیادہ ہے۔لیکن محرومی اسی اکثریتی آبادی

ISSN: 2519-6332 (Print),   ISSN: 2708-1915 (Online)

کے حصے میں آئی ہے۔ آبادی میں اضافے نے غربت اور بے روزگاری کو فروغ دیا، جس کی بنا پر ان علاقوں کی صورتِ حال کرب ناک ہے۔ کشور ناہید اس مریوم طبقے کی عورتوں کے لیے عرصہ دراز سے لکھ رہی ہیں۔ کشور عورتوں کے نفسیاتی مسائل کی تشفی چاہتی ہیں۔ پوری سوسائٹی کی توجہ اس طرف دلانا چاہتی ہیں۔ اس حوالے سے وہ لکھتی ہیں:

> یہ تحریکِ رجعت پسندی بالکل اسی طرح ہے جیسے عورت کی آزادی، مساوات اور بطور انسان زندہ رہنے کی کوشش کو مغربیت اور مادر پدر آزادی کے مترادف دیکر لوگوں کی معصومیت سے کھیلا جاتا ہے۔ مغرب ہمارے عمومی معاشرے میں ننگی پنڈلیوں اور آوارہ گردیوں کا دوسرا نام ہے۔ ہم نے کبھی یہ نہیں سوچا کہ مغرب میں عورت کس قدر کام کرتی ہے۔ کس طرح مرد کے مارنے پہ جا کر اگلے دن اس پر مقدمہ کرسکتی ہے اور کس طرح تعلیم وتربیت کا مساوی حق رکھتی ہے۔(۶)

کتاب کے مجموعی مطالعے سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ کشور کو نظری مباحث سے زیادہ سماج میں عورت کی حقیقی صورت حال سے غرض ہے۔ ان کے دو مضامین ''عورت کی آزادی۔مشرق ومغرب'' اور ''عورت: ایک مطالعہ'' ایسے ہیں جن میں جزوی طور پر نظریاتی بحث کی طرف جھکاؤ ہے بصورت دیگر وہ عورت کی معاشرتی حیثیت اور عملاً معاشرتی صورت حال اور مسائل سے غرض رکھتی ہیں۔ اس ضمن میں ان کا نقطہ نظر عالمی تانیثی تحریک سے مماثل لیکن ان کی مرکزِ نگاہ مقامی عورت ہے۔ اس طرح وہ تصوراتی سے زیادہ عملی کاوشوں پر یقین رکھتی ہیں۔ جنوب ایشیائی ممالک اور خاص طور پر پاکستان پر توجہ مرکوز رکھتے ہوئے اولاً یہ چاہتی ہیں کہ عورت سماجی زندگی میں جو کردار ادا کر رہی ہے اس کا خوش دلی سے اعتراف کیا جائے۔ وہ دیہی اور شہری دونوں طرح کی زندگی کا مطالعہ کرتی ہیں تو ان کو عورت معاشی زندگی میں نمایاں کردار ادا کرتی نظر آتی ہے لیکن کماؤ کا اعزاز صرف مرد کے نام جاتا ہے۔ ''عورت ایک جزوقتی کارکن''، ''عورت: غیر اجرتی مزدور''، ''عورت اور زراعت'' اور ''ملکی معیشت میں عورت کا حصہ'' چار ایسے مضامین ہیں جن میں بطورِ خاص اس حقیقت کا اعتراف کیا گیا ہے کہ عورت گھر گرہستی کے علاوہ سخت ترین کاموں میں مرد کے شانہ بشانہ مصروف عمل ہے اور اپنے وقت اور صلاحیت دونوں کے ساتھ گھریلو آمدن میں اضافہ کر رہی ہے لیکن انھیں نہ صرف اجرت یا معاوضے سے محروم رکھا جاتا ہے بلکہ گھروں میں مشترکہ اثاثوں پر عورت کے تصرف کے حق کو بھی تسلیم نہیں کیا جاتا۔ اور تو اور، اس کی حصہ داری کے لیے اعتراف کے دو لفظ بھی نہیں کہے جاتے۔ ''عورت اور ذرائع ابلاغ'' اور ''عورت اور سیاست'' میں وہ جدید دور کی عورت کے مسائل بیان کرتی ہیں کہ عورت جب اظہار رائے اور ملکی سیاست کے اداروں سے عملاً وابستہ ہونا چاہتی ہے تو اسے بیک وقت مزاحمت اور مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کو پیش آمدہ مزاحمت اور پریشانیوں میں

ISSN: 2519-6332 (Print),   ISSN: 2708-1915 (Online)

بیشتر کا تعلق مردوں کی صنفی بالادستی ہے۔ ''عورت، تعلیم اور نصاب تعلیم''، ''عورت اور اسلام''، ''عورت، شادی اور ملازمت'' ایسے مضامین ہیں جن میں عورت کے حقوق کی عدم فراہمی اور محرومی کو موضوع بنایا گیا ہے۔ کشور ناہید اظہار میں بے باک ہیں اور ان مسائل پر بھی کھل کر لکھتی ہیں جن پر کئی مرد بھی بات کرنے سے جھجکتے ہیں۔ اس ضمن میں ان کا مضمون ''عورت اور زنا بالجبر'' اور ''عورت اور جرم'' میں عورت کے خلاف جرائم اور خاص طور زنا جیسے جرائم پر تفصیلی اظہار کیا گیا ہے۔ کشور ناہید فرد سے لے کر اداروں تک ہراس گٹھ جوڑ کے خلاف ہیں جو عورت کو بحیثیت عورت دبانے میں مصروف عمل ہے۔ اس ضمن میں ان کا انداز جداگانہ بھی ہے اور بے باک بھی بقول سیما صفیر:

> کشور ناہید کا انداز اور زاویہ نگاہ جداگانہ ہے۔ انھوں نے خواتین کے استحصال کو اپنا اہم موضوع بنایا ہے مگر منفرد طریقے سے۔ انھوں نے عورت پر مرد کی اجارہ داری اور حکومت کرنے کی خواہش کی نہ صرف مذمت کی ہے بلکہ عورت کے سماجی شعور کی نمائندگی کرتے ہوئے مشرقی عورت کے مسائل اور نفسی کیفیات کا بیان کیا ہے۔ وہ عورت کے ادھورے وجود سے خائف ہیں اور "پوری عورت" کو دیکھنے کی خواہش مند ہیں۔ (۷)

ان کی کتاب ''عورت خواب اور خاک کے درمیان'' اس اعتبار سے بہت اہم ہے کہ تانیثی حوالے سے ان کے افکار، تشویش، اور تجاویز کا نچوڑ اس میں سما گیا ہے۔ اس کتاب کی قرأت پذیری، سادہ، عام فہم اور دل کش انداز اس کو بہت پراثر بنا دیتا ہے۔

ہادی سرمدی اس ضمن میں لکھتے ہیں:

> ان کے مضامین کا مجموعہ ''عورت خواب اور خاک کے درمیان'' تانیثی نظریے کو ریسرچ تجزیہ اور فنی اظہار سے متعلق مسائل کو منضبط اور مدلل انداز میں پیش کرنے کی اردو میں ایک اہم کوشش ہے۔ (۸)

مزید لکھتے ہیں:

> کشور کی شعوری کاوش نے تحریک میں جان ڈالی۔ تحریک کو معتبر بنایا اور شعر و ادب میں تانیثیت کا رجحان عام ہوا۔ کشور اس تحریک کی آب یاری کے لیے خونِ جگر صرف کر رہی ہیں۔ یعنی اپنی شعری تخلیقات کے علاوہ تحقیقی و تنقیدی کتابوں کے ذریعہ حتی الامکان کوششیں کر رہی ہیں۔ (۹)

اس کتاب کی بابت مختصراً یہ کہا جاسکتا ہے کہ نثر میں یہ ان کی تانیثی فکر کا نچوڑ اور ایک ایسا مرقع ہے جس میں عام

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

قاری بھی ان کے خیالات، تجزیے اور خواتین کے مسائل کے حل کے بارے میں ان کی اپروچ کو با آسانی دریافت کرسکتا ہے۔

حواشی

۱۔ ڈاکٹر عنبرین صلاح الدین، ''فرہنگ صنفی مطالعات''، (لاہور: اردو سائنس بورڈ، ۲۰۱۸ء)، ص ۶۱

۲۔ ایضاً، ص ۶۱

۳۔ کشور ناہید، ''عورت خواب اور خاک کے درمیان''، (لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۵ء) ص ۱۰

۴۔ ایضاً، ص ۱۵

۵۔ حارث خلیق، *An interview with Feminist Poet Kishwar Naheed*، مشمولہ ''ہیرالڈ'' (انگریزی)، Dawn.com/news/115 updated March 8, 2017, 3.39pm. دیکھیے: Visit: https://herald.dawn.com/news/1153170

۶۔ کشور ناہید، بحوالۂ بالا

۷۔ سیما صغیر، ''تانیثیت اور اردو ادب روایت مسائل اور امکانات''، (نئی دہلی: براؤن پبلی کیشنز، ۲۰۱۸ء)، ص ۳۴

۸۔ ہادی سرمدی، ''تانیثی تحریک اور جدید اردو شاعرات''، مشمولہ تانیثیت اور اردو ادب، مرتبہ انور پاشا، (دہلی: عرشیہ پبلی کیشنز، ۲۰۱۴ء)، ص ۱۶۳

۹۔ ایضاً، ص ۱۶۳

مآخذ

۱۔ سرمدی، ہادی، ''تانیثی تحریک اور جدید اردو شاعرات''، مشمولہ تانیثیت اور اردو ادب، مرتبہ انور پاشا، دہلی: عرشیہ پبلی کیشنز، ۲۰۱۴ء

۲۔ صلاح الدین، عنبرین، ڈاکٹر، ''فرہنگ صنفی مطالعات''، لاہور: اردو سائنس بورڈ، ۲۰۱۸ء

۳۔ صغیر، سیما، ''تانیثیت اور اردو ادب روایت مسائل اور امکانات''، نئی دہلی: براؤن پبلی کیشنز، ۲۰۱۸ء

۴۔ ناہید، کشور، ''عورت خواب اور خاک کے درمیان''، لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۵ء

ویب سائٹ

۱۔ isit: https://herald.dawn.com/news/1153170